

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّتِ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ
 اُن کا رب اُن کو اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسی جنتوں کی خوشخبری
 دیتا ہے جن میں اُن کیلئے دائمی نعمتیں ہوں گی

صحابہ کرام ﷺ کا مختصر تعارف

محمد عربی ﷺ کے قدسی الاصل رفقا اور نیک نہاد طبقہ صحابہ کرامؓ
 خلفاء راشدینؓ اور اہل بیتؓ کے تعارف پر مختصر تحریر

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ

حرف اول

زیر نظر کتابچہ میں ہم نے نئی نسل کے سامنے انتہائی مختصر انداز میں حضور ﷺ کے صحابہ کرامؓ کا تعارف پیش کیا ہے۔ قرآن و سنت کی واضح ہدایات کی روشنی میں صحابہ کرامؓ کے مقام و مرتبہ کا ذکر آج کے دور کی اہم ترین ضرورت ہے۔ راقم کی کتاب ”اسلام میں صحابہ کرامؓ کی آئینی حیثیت“ کے ذریعے آنحضرت ﷺ کے رفقاء کا تفصیلی تعارف پیش کیا گیا تھا، اس مجموعہ میں جماعت رسول ﷺ کے بارے میں مختلف موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

ضرورت تھی کی اس ضخیم کتاب کے اہم عنوانات کی روشنی میں نہایت ایجاز و اختصار کے ساتھ صحابہ کرامؓ کا تعارف اور اسلام میں ان کی عظمت کو نوجوانوں کے سامنے اجاگر کیا جائے۔ چنانچہ ہم نے اسلام میں صحابہؓ کی آئینی حیثیت کا خلاصہ پیش کر دیا ہے۔ صحابہ کرامؓ کا یہ مختصر تعارف ہر طبقے کے لئے لازمی مطالعہ کی حقیقی ضرورت ہے۔ اس کو گھر گھر پہنچانا، طلباء اور عام مسلمانوں پر لازم ہے۔ صحابہ کرامؓ کی محبت و عقیدت کا فروغ عہد حاضر کا اولین فریضہ ہے۔ آئیے اس عظیم فریضے سے سبکدوش ہو کر خدا اور اس کے سچے رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کریں۔

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

کوٹ لکھپت جیل

لاہور

صحابہ کرامؓ کی پہچان یا تعارف

- ☆ ایسا شخص کہ جس کا صحابیؓ ہونا ہر دور کی بہت بڑی جماعت سے ثابت ہو۔ جیسے خلفاء راشدینؓ اور اکابر صحابہؓ۔
- ☆ ایسا شخص جس کا صحابیؓ ہونا مشہور روایات سے ثابت ہو۔ جیسے عکاشہ بن محسنؓ، ضمام بن ثعلبہ۔
- ☆ مثلاً کسی کا یہ کہنا کہ میں فلاں شخص کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا یا آپ ﷺ نے میرے سامنے فلاں شخص سے گفتگو کی۔
- ☆ آئمہ تابعین کی صراحت سے صحابیؓ ہونا ثابت ہو۔
- ☆ اگر کسی کی نسبت یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عہد صحابہؓ کے کسی لشکر کا امیر بنایا گیا۔
- ☆ یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں شخص کی پیدائش پر آنحضرت ﷺ کے ہاں سے ہدیہ تبرک بھیجا گیا۔
- ☆ جس کی نسبت یہ ثابت ہو جائے کہ یہ حجتہ الوداع میں شریک ہوا، وہ بھی صحابیؓ ہے۔

علاوہ ازیں کوئی شخص خود صحابیت کا دعویٰ کرتا ہے، تو صرف اس صورت میں اس کا دعویٰ مقبول ہوگا، کہ وہ کہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت تھوڑے وقت کے لیے دیکھا، ورنہ طویل صحبت کے لیے دوسرے صحابہؓ کی شہادت ضروری ہوگی۔ ﴿ابن عبد البر۔ الاستیعاب وغیرہ﴾

صحابہ کرامؓ کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ و نظریہ

صحابہ کرامؓ ذوالعز والاحترام

- ☆ ایک ایسے مقدس گروہ کا نام ہے، جو رسول اکرم ﷺ اور عام امت کے درمیان اللہ کا عطا کیا ہوا ایک واسطہ ہے۔
- ☆ وہ قدسی الاصل قافلہ جو انبیاء کے بعد سب سے افضل اور برتر ہے۔
- ☆ ان کے مشاجرات (باہمی اختلافات) پر تاریخی یا روایتی کسی ایسی خامہ فرسائی کو قبول نہیں کیا جاسکتا جس سے ان کا تقدس پامال ہو۔
- ☆ ایسی مستند اور باوثوق جماعت کو بولا جاتا ہے جن کے متعلق بدینتی، بداعتقادی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔
- ☆ اس بابرکت گروہ کی طرف برائی کی نیت کرنا، ان کے تذکرے کو ناشائستہ بحث کا موضوع بنانا۔ کتاب و سنت کے قانون میں قطعاً جرم ہے۔
- ☆ قرآن مجید کے اول مخاطب آنحضرت ﷺ کے قریبی دوست اور آپ ﷺ کے بیان کردہ فضائل کے مصداق ہیں۔
- ☆ کم و بیش ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ میں ہر صحابیؓ ہدایت کا چراغ ہے۔ فیوض و برکات کی آماجگاہ ہے۔ ساری کائنات کے اولیاء اقطاب اور آئمہ سے افضل ہے۔
- ☆ جس صحابیؓ نے ایک پل بھر کے لیے رسول ﷺ کو دیکھا وہ بھی انبیاء کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہے۔

☆ تمام صحابہ کرامؓ اعلیٰ مقام پر فائز ہیں، ان کے متعلق ایسی کوئی تاریخی روایت قابل قبول نہ ہوگی جس سے ان کی عدالت مجروح ہوتی ہو۔

☆ انبیاء کی طرح صحابہؓ معصوم تو نہیں، ان سے کبیرہ صغیرہ گناہ ممکن ہے، مگر کسی صحابیؓ کے ذمہ کوئی کبیرہ گناہ باقی نہیں رہا۔ صحابہؓ معصوم نہیں، لیکن محفوظ ہیں۔

☆ جس مسئلہ میں صحابہؓ کا باہمی اختلاف رہا ہو، عہد حاضر میں اس مسئلہ پر اختلاف کرنے والے پر کوئی قطعی حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

☆ صحابہؓ پر سب کرنا (گالی دینا) کفر ہے، ان کے متعلق دل میں غیظ رکھنا، امانت و دیانت میں کسی قسم کا شبہ کرنا، خود کوفت و فحور میں داخل کرنا ہے۔

☆ صحابہ کرامؓ کے فضائل سوانح و افکار، علوم، موافقات اور علمی و سیاسی کارناموں کو اجاگر کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔

اب تلک یاد ہے قوموں کو حکایت ان کی
نقش ہے صفحہ ہستی پہ صداقت ان کی

صحاب کرامؓ کا مقام و مرتبہ

صحابہ کرامؓ کے گروہ سے وابستگی ہی ذریعہ نجات ہے۔ ناجی گروہ جماعت صحابہؓ ہے۔ عہد حاضر میں اہل سنت کے باہمی اختلاف کی صورت میں صحابہ کرامؓ ہی کے طرز عمل سے ہم شاہراہ ہدایت پر گامزن رہ سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی تمام جماعتیں مثلاً حنبلی، شافعی، مالکی، بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث، صحابہؓ کی تعلیمات اور افکار کے ذریعے ہر قسم کی دوری ختم کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکتے ہیں۔

قرآن وحدیث کی واضح تصریحات کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ اسلام کے نزدیک صحابہ کرامؓ اور ان کی پیروی کرنے والا گروہ ہی نجات پانے والا ہے۔ اسلام جس طرح کے افراد کا تقاضا کرتا ہے۔ قرآن وحدیث جس قسم کی جماعتوں کو جنت کا مستحق قرار دے رہے ہیں۔ امت مسلمہ کے تمام گروہوں، کائنات ہستی کے تمام ملکوں میں اس کے مصداق صرف وہی لوگ ہیں جو آنحضرت ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت کی پیروی کرتے ہوں یا آپ کے اجماع کو زندگی کا حقیقی منشور قرار دیتے ہوں، کیونکہ صحابہ کرامؓ کا کسی بات پر جمع ہو جانا، اسی طرح حجت شرعیہ اور نص قطعیہ ہے۔ جس طرح قرآن اور حدیث آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لاتزال طائفہ من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرهم من خالفهم حتی یاتی امر اللہ (الحديث)

”ہمیشہ ایک جماعت میری امت میں حق پر قائم رہے گی، ان کے مخالف ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، حتیٰ کہ قیامت آجائے گی۔“

روایت بالا میں من امتی کے اولین مصداق صحابہ کرامؓ ہیں۔ دوسری روایت میں طائفہ من امتی اور عصابہ من امتی کے الفاظ بھی وارد ہوئے، اس طرح صحابہ کرامؓ کا اجماع اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”میری امت میں ۳۰ فرقے ہوں گے، صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا، باقی ۲۹ جہنمی ہوں گے۔“ آپ ﷺ سے پوچھا گیا، یا رسول

اللہ جنتی فرقہ کون ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ما انا علیہ واصحابی۔ ”جس پر میں اور میرے اصحابؓ ہیں۔“

یہاں آپ ﷺ نے صرف یہی نہیں فرمایا، کہ جس پر میں ہوں بلکہ ہدایت اور جنت والوں میں اپنے ساتھ صحابہ کرامؓ کو بھی شامل کیا، اس حکم میں آنحضرت ﷺ سے صحابہ کرامؓ کو ایک مسطر، معیار کسوٹی اور سانچہ قرار دیا ہے۔ یہ مسطر آنحضرت ﷺ کا تیار کردہ ہے۔ اس کسوٹی کو ۲۳ سال کی محنت شاقہ کے بعد آپ ﷺ نے برابر کیا تھا۔ اس گروہ کا خود تزکیہ فرمایا، خود اصلاح کی، خود ان کے بال و پر سنوارے، جان جوکھوں میں ڈال کر اس سانچے کو عین اسلام کے مطابق ڈھالا، مصائب و آلام اور مشکلات و حوادث میں اس گروہ کے طبائع کی اصلاح کی، ہر قسم کے عیب دور کر کے انہیں ان اصولوں کا شاہکار بنایا جو، ۲۳ سال میں بارگاہ الہی سے عطا ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی طبیعت و عادت مبارکہ کے مطابق ان کو حقیقی اور سچے انسانوں کی مانند تیار کر کے آنے والے جہان کے لیے ایک مشعل ہدایت کے طور پر سجایا تھا۔ اب اس گروہ اور جماعت کو اس ظل عاطفت سے علیحدہ کر دیا جائے، تو آنحضرت ﷺ کی تعلیمات، محنت و کوشش، تزکیہ اور ۲۳ سالہ جاں گسل سعی کا کوئی مفہوم نظر آتا۔ اسلام کا یہ مسطر اور سانچہ اس لیے تیار کیا گیا تھا کہ صفحات عالم پر آئندہ عقائد و اعمال کی جب بھی کوئی سطر کھینچی جائے گی تو وہ اسی مسطر سے برابر کر لی جائے۔

جواہرات

- ☆ ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله فيقتلون ويقتلون وعدا عليه حقا في التورات والانجيل والقرآن. (پ ۱۱، سورہ توبہ)
- ”بیشک اللہ تعالیٰ نے سودا کر لیا، مومنوں (صحابہ کرامؓ) کی جانوں اور اموال کا جنت کے بدلے میں کیونکہ وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں (دشمنان خدا اور دشمنان رسول ﷺ کو) قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے تورات اور انجیل اور قرآن میں ان کا تذکرہ ہے۔“
- ☆ وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم ولیمکن لهم دينهم الذي ارتضى لهم. (پ ۱۸، سورہ نور)
- ”اللہ نے وعدہ کر لیا ہے تم میں ایمان والوں اور اچھے عمل کرنے والوں (صحابہ کرامؓ) سے کہ ضرور بالضرور ان کو اقتدار بخشے گا، زمین میں جیسا کہ ان کے اگلوں کو اقتدار دیا گیا تھا، اور جماوے گا، ان کو دین ان کا جس کو پسند کر دیا، ان کے لئے۔“
- ☆ اولئك هم المفلحون
- ”یہی لوگ (صحابہ کرامؓ) کامیاب ہیں۔“
- ☆ اولئك هم الراشدون (پ ۲۶، سورہ حجرات)۔
- ”یہی لوگ (صحابہ کرامؓ) ہدایت دینے والے ہیں۔“
- ☆ اولئك هم الفائزون
- ”یہی لوگ (صحابہ کرامؓ) کامران ہیں۔“
- ☆ اولئك هم المومنون حقا. (پ ۱۰، سورہ انفال)
- ”یہی لوگ (صحابہ کرامؓ) پکے سچے مومن ہیں۔“

صحابہ کرامؓ آنحضرت ﷺ اور امت کے درمیان واسطہ ہیں

اسلام میں آنحضرت ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت صحابہ کرامؓ کو جو مرتبہ اور مقام حاصل ہے، اس کے مطابق یہ جماعت دنیا میں برگزیدہ، مقدس اور نہایت بلند منصب پر فائز ہے، انبیاءؑ کے بعد اس جماعت سے بہتر کوئی مخلوق نہیں، اس گروہ کے ہر فرد کو عدالت و انصاف، سچائی اور شرافت کا جو اعزاز عطا ہوا، اس پر ملائکہ بھی رشک کر رہے ہیں، ان کی زندگیوں کا جہاز مصائب دھڑکے تھپڑوں میں اٹھکیاں لیتا رہا، مشکلات کے ہنور میں بچکولے کھاتا رہا، آلام کی کھانیوں میں جاں بلب رہا، تاہم یہ لوگ طوفانوں کی تیز و تند موجوں میں بھی اسلام کے دامن رحمت سے وابستہ رہے۔

عرب کے ان صحرائیوں نے ہر دکھ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا، ہر پریشانی میں تاجدار رسالت ﷺ کی صحبت فیض سے مشام جان کو معطر کیا، بڑی سے بڑی قربانی دے کر بھی دین مصطفوی ﷺ سے وابستگی کو باقی رکھا، وطن قوم ملک، بہتی، اولاد، تجارت، القصہ متاع حیات کی ہر چیز لٹا کر بھی خدا کے رسول ﷺ کی رفاقت کو نہیں چھوڑا۔

چونکہ آنحضرت ﷺ کے بعد باب نبوت بند ہو رہا تھا، اس لیے انبیاءؑ کی وراثت کا تحفہ بھی انہی کو عطا ہوا، محمدی دستور العمل کا ابلاغ بھی انہی کے حصے میں آیا، قرآنی ہدایات نبوی تعلیمات کے فروغ کے حامل بھی یہی لوگ قرار پائے۔ یہ لوگ جب دنیا کے سب سے بڑے سردار کی ذمہ داریوں کے امین ٹھہرے، تو ان کو پاکبازی، راست بازی، میں دنیا کا سب سے بڑا تحفہ عطا کیا گیا، اس پوری جماعت کے لیے خود باری تعالیٰ رطب اللسان ہوئے، کئی سو قرآنی آیات نے ان کی شان بیان کی، دو ہزار محمدی فرامین ان کے کمالات، اصلاح نیت و حسن عمل کے شاہد بنے، ان کی دوستی، پیغمبرانہ الفت و محبت، اعتماد و وثوق، نے اپنا رنگ دکھایا، کہ یہ لوگ دینی محمدی کے اصل گواہ، نبوت و رسالت کے حقیقی شاہد، اسلام کے اولین مخاطب اور خدائی کلام کے پہلے مصداق قرار پائے۔

جہاں تک مقام صحابیت کا تعلق ہے، وہ خدا اور رسول ﷺ کی واضح تصریحات کے بعد متعین ہو چکا ہے۔ ان کی عظمت اور جلال چمکتے ہوئے سورج کی طرح عیاں ہو چکی ہے، ان کی بزرگی اور تقدس و تعظیم، پاک باطنی، صالح قلبی پر مہر ثبت ہو چکی ہے۔ کسی انسان کی تنقید ان کے اجلے کردار کو داغدار نہیں کر سکتی، کسی مورخ کا قلم ان کے آراستہ حسن کو میلا نہیں کر سکتا۔

شرف صحابیت، نبوت کے بعد اسلام کا سب سے بڑا اعزاز ہے، اس کا حصول عطیہ خداوندی ہے۔ خدائے ذوالجلال نے اپنے پیغمبر کی صحبت کے لیے جن لوگوں کو اپنی قدرت و مشیت کے مطابق کیا، وہی لوگ اس کمال سے مزین ہوئے۔ خود بارگاہ خداوندی سے بار بار ان کی صفائی، ان کی رضامندی ان کے تقویٰ، ورع، للہیت، خدا ترسی کا اعلان ہمارے اس دعوے کی تصدیق کر رہا ہے۔

یہ دولت کبریٰ ہے، جو بعد کے کسی ولی، قطب ابدال کو حاصل نہیں ہو سکی، یہی وہ جماعت ہے، جسے ارادہ ازلیہ نے پوری کائنات میں آنحضرت ﷺ کی صحبت و رفاقت اور اسلام کی نصرت و حمایت کے لیے منتخب کیا، یہی جماعت آنحضرت ﷺ اور امت کی درمیانی کڑی ہے۔

خدا کی طرف سے صحابہ کرامؓ سے رضامندی کا اعلان ایسی سند امتیاز ہے، کہ ساری کائنات مل کر اس سند کی اہمیت کم نہیں کر سکتی۔ یہ کہنا کہ خدا ان سے راضی ہوا، اعلیٰ انعام ہے، پھر اس انعام کی عظمت دو چند ہو جاتی ہے، جب یہ بھی کہا جائے کہ وہ بھی خدا سے راضی ہو گئے، خدا پہلے تو خود ان سے راضی ہوا، پھر وہ بھی خدا سے راضی ہوئے، بتایا جائے کہ یہ سب کچھ محبت کے بغیر کیسے ممکن ہے؟ جب رضا اور محبت ثابت ہو گئی، تو یہ لکھنے کا کیا جواز ہے کہ ان کے دل میں ایمان نہیں تھا یا وہ وفات رسول ﷺ کے بعد کافر ہو گئے تھے یا چار آدمیوں کے علاوہ سب منافق تھے؟ اعلان کرنے والا قلوب کی اتھاہ گہرائیوں سے بھی واقف ہو، یہ الفاظ دنیا کے بڑے سردار کے لوح قلب پر اتارے گئے ہوں، ان الفاظ کو

پڑھنے کا مرتبہ ایک ایک لفظ پر دس دس نیکیاں بتلایا گیا ہو، صبح ازل سے شام ابد تک یہ دستاویز خدائی کلام کی سچائی کا اعلان کر رہی ہو، تو نہیں کہا جاسکتا کہ ظاہر و باطن سے واقفیت رکھنے والا مالک حقیقی خدا نخواستہ ناقابل اعتماد افراد کو کس طرح صداقت اور عدالت کا تحفہ افتخار عطا کر رہا ہے۔

خدائی احکامات اور حقائق کے تناظر میں دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ پاک نہاد طبقہ ذوق معصیت سے دور اور جنس گناہ سے گریزاں ہے۔ ان کی طبائع میں گناہ سے فرار اور نفرت طبعی امر ہے، یہ معصوم تو نہیں، محفوظ ضرور ہیں۔ ان سے بغض رکھنا کفر والحاد ہے۔ ان سے نفرت کا اظہار کرنا قرآن و حدیث سے بغاوت ہے۔ آنحضرت ﷺ کے تمام صحابہ کرامؓ جن کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار ہے، ہدایت کے درخشندہ ستاروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بعض مواقع پر ان کے باہمی اختلافات کو نیک نیتی پر محمول کیا جائے گا۔ ان کے خلاف ہر تحقیق، اور تحریر ہر کاوش اور ہر فکر مردود ہے۔ صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت قدسی الاصل ہے۔ یہ پورا قافلہ اسلام کا اولین شارح اور قرآن کا حقیقی مخاطب ہے، اس جماعت نے ایسے وقت میں ہمارے رسول ﷺ کا ساتھ دیا، جب مکہ کے سرداروں نے آپ ﷺ کو اذیت ناک صورت حال سے دوچار کر دیا تھا۔ آپ ﷺ کے اقارب نے آپ ﷺ سے دشمنی کی انتہا کر دی تھی۔ آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے تھے۔ آپ ﷺ کے گلے میں رسیاں ڈال کر گھسیٹا گیا تھا۔ ایسے حالات میں جن لوگوں نے پورے ماحول کی مخالفت مول لے کر برادریوں کے طعنے سہہ کر، کاروبار تجارت چھوڑ کر آپ ﷺ کا ساتھ دیا، آپ ﷺ کی رفاقت اختیار کی، آپ ﷺ کے دکھوں کے ساجھی بنے، آپ ﷺ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے، آپ ﷺ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا، ساری دنیا کو چھوڑ کر آپ ﷺ کے ظل عاطفت میں جگہ پائی۔ تپتی ہوئی ریت پر، دھکتے ہوئے انگاروں پر، اہلتے ہوئے کڑاھوں میں، چمکتی ہوئی تلواروں میں بھی ہمارے پیغمبر ﷺ کا ساتھ دیا، سرور دو عالم ﷺ کی غلامی اختیار کرنے کے لیے شہادت حق کے سزاوار بنے رہے۔ ان کے بارے میں یہ کس طرح کہا جاسکتا ہے، کہ ان کا دل دولتِ ایمان سے خالی تھا یا ان کے قلوب محبتِ رسول ﷺ سے معمور نہ تھے یا ان کا حاشیہ دل شاہراہ نبوت ﷺ پر گامزن نہ تھا؟

یہ خیالات، یہ افکار، یہ نظریات، تعصب و تنگ نظری کے آئینہ دار تو ہو سکتے ہیں مگر انہیں حقیقت و اصلیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہو سکتا۔

صحابہ کرامؓ کی اہمیت و وقعت کے عقلی اور نقلی شواہد

اسلام میں صحابہ کرامؓ کے مقام و مرتبہ کو تسلیم کرنا اصول دین کی بجائے ضروریات دین میں سے ہے۔ اسلام کے اصول دین کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ میں کسی جگہ صحابہ کرامؓ کا کوئی ذکر نہیں، لیکن کلمہ طیبہ کے اقرار ہی میں صحابہ کرامؓ کی عظمت کا اقرار پوشیدہ ہے۔ ملاحظہ ہو کہ نکاح کے ایجاب و قبول میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ہوتا کہ میاں اپنی بیوی کے نان نفقہ کا بھی ذمہ دار ہوگا، لیکن نکاح کے بعد خاوند پر لازم ہے کہ وہ بیوی کی جملہ ضروریات کی تکمیل کرے۔ کلمہ طیبہ میں اور توحید کے اقرار اور تسلیم رسالت کے بعد لازم ہے، ان دونوں چیزوں کے تعارف کا ذریعہ بننے والی جماعت کو بھی قلب و جان تسلیم کیا جائے، ورنہ توحید و رسالت کے حقیقی روابیوں کے منافق اور کافر ماننے کے بعد کسی طرح بھی شہادت حق کا اقرار قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

جن لوگوں نے امت کو کلمہ طیبہ کی خبر دی، اور اصول دین کا تعارف دنیا کے سامنے رکھا، اگر وہی قابل اعتبار نہ ٹھہرے، تو بتائیے، آپ ان اصولوں کو کس بنیاد اور کس اصول پر خدائی احکام سمجھ رہے ہیں؟ صحابہ کرامؓ کی عظمت اس قدر بدیہی حقیقت ہے کہ اس کا الگ الگ ذکر

کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی، مگر قرآن عظیم میں ۷۰ مقامات پر پے درپے، ان کا نام لے کر ان کے تقدس کا برملا اظہار کیا گیا۔ نماز کے ذکر کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے لیے وضو کی ضرورت نہیں، کہیں زکوٰۃ کے بار بار حکم میں کہیں اس کی مقدار کا ذکر نہیں، اسی طرح صرف روزہ کے ذکر کا مطلب یہ نہیں کہ تراویح کی کوئی ضرورت نہیں، حج کے ذکر میں اس کے ارکان کی تفصیل موجود نہیں۔ ان تمام اصولوں کے ذکر کے بعد احادیث اور دیگر مقامات پر ان کی تفصیل موجود ہیں، اور تو حید رسالت کے بعد ان کے راویوں، گواہوں، آیات قرآنی کے اولین مخاطبین کی ثقاہت ایک مسلمہ حقیقت اور واضح تصریح کا درجہ رکھتی ہے۔

خدا اور رسول ﷺ کی طرف سے صحابہ کرامؓ کے ایمان کی شہادت

☆ لاتجد وقوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوآدون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا ابائہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدہم بروح منہ ویدخلہم جنت تجری من تحتہا الانہار خلدین فیہا۔ رضی اللہ عنہم ورضو عنہ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم المفلحون۔ (مجادلہ، آخری آیت)

”جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں، تم ان کو خدا اور رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے، وہ یہی لوگ ہیں۔ جن کے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر کی لکیر کی طرح) تحریر کر دیا ہے، اور فیض بخشی سے ان کی مدد کی ہے، اور اللہ ان کو ایسی بہشتوں میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔ یہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، خدا ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں، یہی گروہ خدا کا لشکر ہے (اور) سن رکھو کہ خدا ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے۔“

فضائل و مناقب

☆ ان الذین امنو وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریہ جزائہم عند ربہم جنت عدن تجری من تحتہا الانہار خلدین فیہا ابدًا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ (پ ۳۰)

”(اور) جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، وہ تمام مخلوق سے بہترین ہیں، ان کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ابدًا آباد تک ان میں رہیں گے، خدا ان سے خوش ہے، اور وہ خدا سے خوش ہیں، یہ (صلہ) اس کے لیے، جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے۔“

☆ لکن الرسول والذین امنو معہ جاہدوا باموالہم وانفسہم اولئک لہم الخیرات واولئک ہم المفلحون (توبہ ع ۱۱)

”لیکن رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے سب اپنے مال و جان سے لڑے، انہی کے لیے بھلائیاں ہیں، اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔“

صحابہ کرامؓ کے اعلیٰ کمالات کا اظہار

☆ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم ترہم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ

ورضوانا سیمامہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التورات ومثلہم فی الانجیل کزرع اخرج شطنہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار وعد اللہ الذین امنو وعملو الصلحات منهم مغفرة واجرا عظیما (سورہ فتح، آخری آیت)

”محمد ﷺ خدا کے پیغمبر ہیں، اور جو لوگ (صحابہ کرامؓ) ان کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے کہ خدا کے آگے جھکے ہوئے سر بسجود ہیں اور خدا کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔ (کثرت) سجد کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں، اور ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں، جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا، پھر موٹی ہوئی، اور پھر اپنے پاؤں پر سیدھی کھڑی ہو گئی، اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی جلانے، جو لوگ ان میں سے ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے۔ ان سے خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔“

تعریفیں ہی تعریفیں رضا ہی رضا

☆ الذین امنو اور وھاجرو و جاهدو فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم اعظم درجۃ عند اللہ واولئک ہم الفائزون یبشرہم ربہم برحمة منه ورضوان و جنت لہم فیہا نعیم مقیم خلدین فیہا ابدان اللہ عنده اجر عظیم (توبہ، ع ۳)

”جو ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے۔ خدا کے ہاں ان کے درجے بہت بڑے ہیں، اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت کی اور خوشنودی کی اور بہشتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لیے نعمت ہائے جاودانی (اور وہ) ان میں ابدالاً باد تک رہیں گے، کچھ شک نہیں خدا کے ہاں بڑا صلہ ہے۔“

صحابہ کرامؓ کی بہترین صفات

☆ والمؤمنین والمومنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر ویقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ ویطعمون اللہ ورسولہ اولئک سیر حمہم اللہ ان اللہ عزیز حکیم وعد اللہ المؤمنین والمومنات جنت تجری من تحتہا الانہر خلدین فیہا ومسکن طیبۃ فی جنت عدن ورضوان من اللہ اکبر ذلک هو الفوز العظیم. (توبہ ع ۹)

”اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جس پر خدا رحم کرے گا، بے شک خدا غالب اور حکمت والا ہے۔ خدا نے مومن مردوں اور عورتوں سے بہشتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے اور بہشت ہائے جاودانی میں نفیس مکانات کا وعدہ کیا ہے اور خدا کی رضا مندی تو سب سے بڑھ کر نعمت ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔“

☆ ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان اللہ الجنة یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التورۃ والانجیل ومن اوفی بعهده من اللہ فاستبشروا بیعکم الذی بايعتم بہ وذلک هو الفوز العظیم.

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے خرید لیا ہے۔ مومنین سے ان کے جانوں اور مالوں کو اس کے عوض انہیں جنت ملے گی۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، کبھی خود قتل ہوتے ہیں۔ اس پر ہماری طرف سے سچا وعدہ ہے تو ریت اور انجیل میں اور قرآن مجید اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہے۔ سو تم خوشی مناؤ اپنی بیچ پر جس کا تم سے سودا کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔“

☆ التائبون العابدون الحامدون السائحون الراكعون الساجدون الامرون بالمعروف والنہون عن المنکر والحفظون لحدود اللہ وبشر المومنین۔

”وہ مجاہدین توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، حمد کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، نیک باتوں کا حکم کرنے والے ہیں اور بری باتوں سے روکنے والے ہیں اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں۔ مومنین کو خوشخبری سنا دیجئے۔“

عبادات صحابہ کرامؓ

☆ يسبح له فيها بالغدو والاصال رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة يخافون يوما تتقلب فيه القلوب والابصار ليجزيهم الله احسن ما عملو ويزيدهم من فضله والله يرزق من يشاء بغير حساب۔

”وہ گھر میں صبح شام اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ یعنی ایسے لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ خرید و فروخت وہ اس دن سے جب دل (خوف و گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے اور آنکھیں اوپر کو (چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں تاکہ خدا ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے اور جس کو چاہتا ہے خدا بے شمار رزق دیتا ہے۔“

ذکر استغفار صحابہ کرامؓ

☆ الذين يقولون ربنا اننا اغفر لنا ذنوبنا وقنا عذاب النار۔

” (یہ وہ لوگ ہیں) جو کہتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار ہم یقیناً ایمان لے آئے۔ سو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا دے۔“

☆ الصابرين والصادقين والقانتين والمنفقين والمستغفرين بالاسحار۔ (آل عمران، ۲)

” (یہ صحابہؓ) صبر کرنے والے ہیں اور راست باز ہیں اور فروتنی کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور پچھلی رات میں گناہوں سے بخشش چاہنے والے ہیں۔“

اصحاب فتح مکہ

☆ اذا جاء نصر الله والفتح وراءيت الناس يدخلون في دين الله افواجا فسبح بحمد ربك واستغفره۔

”جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے، اور آپ لوگوں کو جو کہ درجہ اللہ کے دین میں داخل ہوتے دیکھ لیں، تو اب اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجئے، اور اس سے استغفار کیجئے۔“

☆ والذین امنوا من بعد وهاجروا وجاهده معکم فاولئک منکم (الانفال، ع ۱۰)
 ”اور جو لوگ بھی ایمان لائے، اور وطن سے ہجرت کر گئے، اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے، وہ بھی تمہیں میں سے ہیں۔“

صحابہ کرامؓ کا مقام علو

☆ لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنی.

”جس شخص نے تم میں سے فتنہ و مکر سے پہلے خرچ کیا، اور لڑائی کی وہ (اور جس نے یہ کام پیچھے کیے وہ) برابر نہیں، ان لوگوں کا درجہ ان سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں خرچ (اموال) اور جہاد کیا اور خدا نے سب سے (ثواب کا) نیک وعدہ تو کیا ہے۔“

دشمنان صحابہ کرامؓ کا نفاق

☆ واذا قيل لهم امنوا كما امن الناس قالوا انما نحن امن السفهاء الا انهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون. (سورۃ بقرہ)

”اور جب ان (کفار) سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جس طرح یہ لوگ (صحابہ کرامؓ) ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں بھلا ہم اس طرح ایمان لائیں جس طرح یہ بیوقوف ایمان لائے؟ خبردار! یہی (کفار) بیوقوف ہیں لیکن یہ جانتے نہیں۔“

معیار حق

☆ فان امنو بمثل ما امنتم به فقد هتدوا وان تولوا فانما هم في شقاق (بقرہ، ع ۱۶)
 ”تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح دوسرے لوگ لے آئے، تو ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھریں اور نہ مانیں تو وہ (سارے) گمراہی میں ہیں۔“

نیک انجام اور حسن سیرت کا دوام

☆ انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکرنا وانشی بعض فالذین هاجروا واخلروا من دیارهم وادخوا فی سبیلی وقاتلوا وکفلوا لا کفرن عنهم سیاتهم ثوابا من عند اللہ واللہ عنده حسن الثواب.

”میں تم میں کسی عمل کرنے والے کے خواہ مرد ہو خواہ عورت عمل کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے جز ہو تو جن لوگوں نے ترک وطن کیا اور اپنے شہروں سے نکالے گئے (اور بھی) تکلیفیں انہیں میری راہ میں دی گئیں اور وہ لڑے اور مارے گئے ان کی خطائیں ان سے ضرور معاف کر دی جائیں گی اور میں ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔“

آنحضرت ﷺ کی طرف فضائل صحابہؓ کا اعلان

☆ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امنہ للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ماتوعدونا امنہ لا صحابی فاذا ذهبت انا اتی اصحابی مایوعدون واصحابی امنہ لامتی فاذا اذهب اصحابی اتی امتی مایوعدون. (مسلم ج ۲، ص ۳۰۸)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”ستارے آسمان کی امان کا سبب ہیں، جب ستارے ختم ہوں گے تو قیامت آجائے گی۔ آگے فرمایا: میرے صحابہ میری امت کے لیے امان کا سبب ہیں جب یہ ختم ہو جائیں گے تو اختلافات پڑ جائیں گے۔“

☆ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد من اصحابی لیموت بارض الابعث قائد او نورا لہم یوم القیامۃ (رواہ الترمذی)

آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرا جو صحابی بھی کسی سرزمین میں فوت ہوا وہ قیامت کے دن اس سرزمین کے (مدفون) لوگوں کے لیے پیشوا اور نمونہ بنا کر اٹھایا جائے گا۔“

☆ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اصحابی فی امتی کالمح فی الطعام ولا یصلح الطعام الا بالملح (مشکوٰۃ، ص ۵۵۳)

حضور ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں میرے صحابہؓ کی مثال ایسی ہے، جیسے کھانے میں نمک اور کھانا نمک کے بغیر لذیذ نہیں ہوتا۔“

☆ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر القرون قرنی ثم الذین یلونی ثم الذین یلونہم (مسلم ج ۲، ص ۲۰۹ و بخاری ج ۱، ص ۵۱۵)

حضور ﷺ نے فرمایا: ”میرا زمانہ خیر ہے پھر اس کے بعد کا پھر اس کے بعد کا۔“

مناقب صحابہؓ

☆ ان اللہ اختار اصحابی علی العالمین سوی النبین والمرسلین واختار من اصحابی اربعہ یعنی ابابکر وعمر وعثمان وعليہ فجعلہم اصحابی وقال فی اصحابی کلہم خیر. (قرطبی ج ۱۶، ص ۲۹۷، ومجمع الزوائد، ص ۱۶، ج ۱۰)

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے پیغمبروں کے سوا باقی سب جہاں والوں پر میرے صحابہ کو فضیلت بخشی اور ان میں سے میرے چار دوستوں ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کو منتخب فرما کر خصوصی مصاحب بنایا اور میرے ہر صحابی میں بھلائی موجود ہے۔“

☆ عن عویم بن ساعدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ واختارنی واختار لی اصحابی فجعل لی منہم وزواہ واختانا واصهارا فمن یسبہم فعلیہ لعنہ اللہ والملائکہ والناس اجمعین ولا یقبل منہ یوم القیامہ فرضا. (تفسیر قرطبی، ج ۱۶، ص ۲۹۷)

عویم بن ساعدہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے تمام مخلوق سے مجھے چن لیا، اور میرے اصحاب کو میری صحبت کے لیے منتخب کیا ان میں بعضوں کو میرے وزراء خسر اور داماد بنایا۔ پس جس نے میرے صحابہ کی بدگوئی کی ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی

لعنت ہو قیامت کے دن ان کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔“

☆ عن جابر بن عبد الله يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمس النار مسلماراني اوراي من راني.
(ترمذی ج ۲، ص ۲۳۱)

جابرؓ بن عبد اللہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ: ”جس مسلمان نے مجھے دیکھا یا میرے اصحاب کو دیکھا، اور اس پر فوت ہوا تو اس کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔“

☆ عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اختار اصحابي على الثقلين سوى النبيين (الاصابه ج ۱، ص ۱۲)

بحوالہ جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے علاوہ باقی تمام جن وانس پر میرے اصحابؓ کو فضیلت بخشی ہے۔“

☆ عن حذيفه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون لاصحابي من بعدى ذله يغفرها الله عز وجل لهم لما بقتهم معي من يعمل بها قوم من بعدهم يكبهم الله عز وجل في النار على مناخرهم (اكرجه تمام الرازي في فوائده، رياض النضرو، ج ۱، ص ۱۳)

حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد میرے صحابہؓ کی اگر کوئی لغزش ہوگی تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سابقہ اعمال صالحہ کی بدولت ان کو بخش دے گا، ان کے بعد اگر کوئی قوم اس کا مرتکب ہو تو اللہ تعالیٰ ان کو اوندھے منہ کے بل جہنم میں گرا دیں گے۔“

☆ عن ابن مسعود قال ان الله نظر في قلوب العباد فاختر محمدا صلى الله عليه وسلم فبعث برسالة وانتخيه بعلمه ثم نظر في قلوب الناس بعده فاختر له اصحابا فجعلهم انصار دينه وو زرا نبوته وما راه المؤمنين حسنا فهو عند الله حسن وما راه المؤمنون قبيحا فهو عند الله قبيح. (كنز العمال، ج ۲، ص ۳۱۱)

ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ: ”اللہ تعالیٰ نے بندوں کے قلوب کا معائنہ فرمایا، رسول اللہ ﷺ کو پسند فرمایا چنانچہ آپ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا اور علم میں ممتاز فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کو دیکھا تو آپ کے اصحابؓ کو پسند فرمایا اور انہیں اپنے دین کا مددگار اور اپنے نبی کے وزراء و مشیر کار بنایا پس یہ مومنین (صحابہ کرامؓ) جس چیز کو اچھا سمجھیں وہی اللہ کے نزدیک اچھی ہے اور جسے مومن قبیح اور غلط سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی قبیح ہے۔“

☆ اذا رايتم الذين يسبون اصحابي فقولوا لعنت الله على شرکم. (راوه الترمذی. بینات ص ۱۵۵)

بحوالہ ابن عمرؓ..... آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (اور ایک روایت میں ہے) اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔“

☆ ان شرار امتی اجرئهم علی اصحابی

بحوالہ ابن عدیؓ..... حضور ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو میرے صحابہؓ پر (طعن کرنے میں) جری ہیں۔“

☆ لعن الله من سب اصحابی. (طبرانی)

”جس نے میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کی لعنت ہو۔“

☆ لا تسبوا اصحابی لعن الله من سب اصحابی (مجمع الزوائد، ج ۲، ص ۲۱)

بحوالہ عائشہ صدیقہ ؓ..... آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو اس پر اللہ کی لعنت ہو جو میرے صحابہ پر طعن و تشنیع کرے۔“

☆ ان الله اختارنى واختار اصحابى فجعلهم اصهارى وجعلهم انصارى وانه سيجئى فى آخر الزمان وقم يسبونهم فلاتنا كحومهم ولا تشار بوهم فلا تصلوا معهم الا فلا تصلو عليهم حلت عليهم اللعنه (كفایہ ص ۳۸)

بحوالہ انس بن مالک ؓ..... آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے صحابہ ؓ کو بھی چن لیا چنانچہ (کچھ کو) میرا ازدار اور میرا مددگار بنایا۔ آخر زمانے میں ایک فرقہ ان کی برائی بیان کرے گا۔ خبردار ان کو کبھی رشتہ نہ دینا، خبردار انہیں شادی میں شریک نہ کرنا ان کے ساتھ نماز اور نماز جنازہ نہ پڑھنا۔ ان پر اللہ کی لعنت ہوگی۔“

☆ الله الله فى اصحابى نبكم صلى الله عليه وسلم فانه اوصى بهم (الصواعق المحرقة، ص ۵)
حضرت علی ؓ نے فرمایا: ”لوگو! اپنے نبی کریم ﷺ کے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرنا، اللہ سے ڈرنا، کیونکہ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی ہے۔“

☆ واذا ذكر اصحابى فامسكوا. (الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۳)
بحوالہ ابن مسعود ؓ..... آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”جب میرے صحابہ ؓ کا ذکر ہو تو (بدگوئی سے) رک جانا۔“

☆ احسنوا الى اصحابى ثم الذين يلونهم (الرياض النضرة، ج ۱، صفحہ ۱۱)
بحوالہ عمر ؓ..... آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے صحابہ ؓ سے اچھا سلوک کرنا پھر ان سے جو ان کے بعد آئیں گے۔“

☆ اكرموا اصحابى ثم الذين يلونهم (رياض النضرة)
بحوالہ عمر ؓ..... حضور ﷺ نے فرمایا: ”میرے صحابہ ؓ کی عزت کرنا پھر ان کے بعد والوں کی۔“

☆ يا ايها الناس احفظوني فى اختانى واصهارى لا يظا لبنكو الله بمظلمه احد منهم فانها ليست مما يرهب يا ايها الناس ارفعوا السنتكم عن المسلمين واذا مات الرجل فلاتقفوا فيه الكبير. (الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۱)

بحوالہ سہل بن مالک ؓ..... آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! میرے دامادوں اور خسرؤں کے بارے میں میرا لحاظ کرنا، ان میں سے کسی کی غلطی کا مواخذہ تم سے نہیں ہوگا کیونکہ وہ تباد لے کی چیز نہیں۔ مسلمانوں (صحابہ ؓ) کی عزتوں پر حکم کرنے سے اپنی زبانوں کو بچا رکھو جب کوئی فوت ہو جائے تو بھلائی کے سوا اس میں کھود کرید مت کرو۔“

☆ عن البراء قال لا تسبو اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فوالذى نفسى بيده لمقام احدهم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل من عمل احدكم (كنز العمال، ص ۳۱۱، ج ۶)

بحوالہ براء بن عازب ؓ..... فرماتے ہیں کہ: ”حضور ﷺ کے اصحاب کو گالیاں نہ دینا کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میرے جان ہے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان کی تھوڑی سی صحبت تمہارے سب عمر کے اعمال سے افضل ہے۔“



+++ ختم شد +++